بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر
(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

"اللہ اللہ فی اصحابی...!"

حکمرانوں کو ناموسِ صحابہؓ کی پاسداری کا احساس کب ہوگا؟

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وہ مقدس ہستیاں ہیں کہ جنھیں اللہ رب العزت نے اپنے آخری نبیؐ کی رفاقت اور دینِ حقہ کی اقامت کے لیے پسند فرمالیا تھا ـــــ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اور تعلیم وتربیت سے فیضیاب ہونے کے بعد ان لوگوں نے دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے جو قربانیاں دیں، حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ پوری انسانی تاریخ ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے ـــــ حقیقت یہ ہے کہ ان کی زندگی اور موت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے تھی، اور اس کی راہ میں جہاد، ہجرت، جان ومال کی قربانی، حتیٰ کہ اللہ رب العزت کی خاطر اپنے آباء اور اولاد کے قتل پر بھی آمادہ ہوجانا ان کے لیے ایک معمولی بات تھی ـــــ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑا، اور رب کے بندوں پر رب کی حکومت قائم کرنے کے لیے انتہائی قلیل مدت میں دنیا کی عظیم ترین سلطنتوں کے تخت الٹ دیئے ـــــ سفر وحضر، جلوت وخلوت، جنگ وامن، کوہ ودمن، صحرا ودریا غرض کوئی موقع، کوئی وقت اور کوئی مقام ایسا نہ تھا، جس میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا، اس کی فرمانبرداری اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکامات کی بجا آوری کو ملحوظ نہ رکھا ہو ـــــ چنانچہ دینِ حقہ کی اتباع میں ان کا انفرادی اور اجتماعی کردار تاقیامت امتِ مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے، اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے علاوہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مخالفت پر بھی وعیدِ شدید سنائی ہے!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا" (النّساء : ۱۱۵)

"اور جو شخص سیدھا رستہ معلوم ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور مومنوں کے رستے کے سوا کسی دوسرے رستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے، ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے!"

آیت میں "مومنین" سے مراد حضرات صحابہ کرامؓ ہیں ـــــ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو نزولِ قرآن کے عینی گواہ ہیں اور ان کی بات پر اعتماد کیے بغیر دین کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی ـــــ انھوں نے ورثۂ نبویؐ "کتاب وسنت" کی حفاظت کا فریضہ کماحقہٗ سرانجام دیا، اور انہی کتاب وسنت کو ماننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی بنا پر ہم آج مسلمان ہیں ـــــ فجزاھم اللہ عنّا وعن سائر المسلمین!

قرآن وحدیث میں صحابہ کرامؓ کے بے شمار فضائل ومناقب بیان ہوئے ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں جہاں انھیں "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" کا خطاب دیا، وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت کو ان کا مقام ومرتبہ پہچاننے کے لیے یوں خبردار فرمایا کہ :

"اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ، اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ" (ترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابۃؓ)

"اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے صحابہؓ کے معاملہ میں ـــــ ان کو میرے بعد ہدفِ تنقید نہ بنانا، کیوں کہ جس نے ان سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا! ـــــ جس نے ان کو اذیت پہنچائی، اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے

اذیت پہنچائی، اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی، قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑ لے"!

لیکن افسوس کہ ایک عاقبت نا اندیش فرقہ، جو اپنے تئیں "مسلمان" سے بھی بڑھ کر "مومن" کہلانے کا دعوے دار ہے، ان محترم ہستیوں کے درپے آزار ہے ـــــ ان کے ایمان میں کیڑے نکالتا، ان پر لعن طعن کرتا اور ان پر سب و شتم کے لیے گز گز بھر لمبی زبانیں دراز کرتا ہے ـــــ اس اقلیتی فرقہ نے حکومت کے مختلف شعبوں، بالخصوص پولیس، بیوروکریسی اور الیکٹرانک میڈیا میں اپنا اثر و رسوخ بڑھایا اور اب وہ صحابہ دشمنی، نیز اپنے گندے خیالات دوسروں پر ٹھونسنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا ـــــ چنانچہ تحریر و تقریر میں، نعروں میں، مجلسوں میں اور ماتمی جلوسوں میں وہ ان نفوسِ قدسیہ کے خلاف اپنے خبثِ باطن کا اظہار کرنے سے باز نہیں آتا ـــــ ایران میں خمینی انقلاب کے بعد ان لوگوں نے بالخصوص پَر پُرزے نکالنے شروع کیے، اور اب تو وہ کھلم کھلا جارحیت پر اتر آئے ہیں ـــــ سڑکوں اور شاہراہوں کے قریب واقع عمارتوں کی دیواروں پر، چوکوں میں، ریلوے سٹیشنوں کے پلیٹ فارموں پر، ٹرینوں کے ڈبوں اور بسوں کی چھتوں پر ہر طرف ان کے سوقیانہ نعرے اور دلآزار قسم کے سلوگن تحریر ہوتے ہیں ـــــ ستم بالائے ستم یہ کہ ہمارے حکمران بجائے ان پر قدغن لگانے کے، مدتِ مدید سے اور مسلسل، ان کی سرپرستی، چاپلوسی اور ناز برداریوں میں مصروف ہو چکے ہیں ـــــ خصوصاً محرم میں ان کو پولیس، فوج، پرمٹوں حتیٰ کہ رائفلوں، کارتوسوں اور کلاشنکوفوں کے تحفظات فراہم ہوتے ہیں ـــــ اسی پہ بس نہیں، ادھر محرم کا چاند طلوع ہوتا ہے، ادھر ریڈیو، ٹیلویژن اور دیگر ذرائع ابلاغ سوگوار ہو کر پورے ملک میں ایک ایسی ماتمی فضا قائم کر دیتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے، یہ ملک گویا شیعہ سٹیٹ ہے! ـــــ حالانکہ ملک میں واضح اکثریت سنیوں کی ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں نوحہ و ماتم سے منع کیا، نیز اسی قبیل کی دیگر حرکات سے برملا بیزاری کا اظہار فرمایا ہے ـــــ اس کے باوجود اگر یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو پوچھا جا سکتا ہے کہ آخر کیوں؟ ـــــ ہم واضح طور پہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر حکومت سنّیوں کو، ذرائع ابلاغ پر ایک اقلیتی فرقہ کے مسلسل قبضہ کا یونہی احساس دلاتی رہی، جو حبِ علی سے کہیں بڑھ کر بغضِ معاویہ

کا عکاس ہوتا ہے، تو سنّی اسے زیادہ عرصہ برداشت نہیں کریں گے ــــ صبر کے پیمانہ کی آخر کوئی حد ہوتی ہے، یہ جام چھلک بھی سکتا ہے! ــــ حکمرانوں کو معلوم ہے کہ سُنّی صحابہ کرامؓ کے عقیدت مند، نام لیوا اور جانثار ہیں، لہٰذا ان کے بارے ایک ادنیٰ سا گستاخانہ اشارہ بھی سُنّیوں کے دین و ایمان کے لیے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے ۔ چنانچہ ہر سال اگر محرم میں فتنہ و فساد اور شیعہ سنی تصادم کی نوبت آتی ہے، تو اس کا واحد سبب صحابہ کرامؓ پر سب وشتم اور ان پر تبرّا بازی ہے ــــ پھر آخر کیا وجہ ہے کہ بجائے ان بھانڈوں، گویوں، میراثیوں اور شاتمیوں کے منہ میں لگام دینے کے، حکومت کی طرف سے ہر قسم کی پابندیاں سنیوں کے حصّے میں آتی ہیں اور جملہ قسم کے تحفظات شیعوں کو فراہم ہوتے ہیں، جو واضح طور پر توہینِ صحابہ کے لیے راہ ہموار کرنے اور گستاخانِ صحابہ کو کھلی چھٹی دینے کے مترادف ہیں ــــ حکمرانوں کو سوچنا چاہیے کہ سنّی اکثریت سے کھلی بے انصافی، ان کی دلآزاری اور واضح جانبداری کے علاوہ یہ ان کی اپنی عاقبت کا بھی مسئلہ ہے ــــ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ :

> "جب بدعات وفتن کا ظہور ہو جائے اور لوگ میرے اصحابؓ کو کوسنے لگیں تو اہلِ علم پر ان کا دفاع لازم ہے، ورنہ وہ اللہ تعالیٰ، ملائکہ عظام اور تمام انسانوں کی لعنت کے مستحق ٹھہریں گے اور روزِ قیامت ان کی کوئی نیکی قابلِ قبول نہ ہوگی !"

تب موجودہ حالات میں یہ سوال کیا انتہائی اہم نہیں کہ حکمرانوں کو ناموسِ صحابہؓ کی پاسداری کا احساس آخر کب ہوگا، اور روزِ حشر وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے؟ ــــ حکمران اگر اللہ کے غضب اور لعنت کو پیہم و مسلسل دعوت دینے کا فیصلہ نہیں کر چکے تو انھیں شیعوں کو جارحیت کی بجائے معقولیت سکھانا ہوگی، جس کے لیے یہ ضروری ہے کہ :

- ذرائع ابلاغ پر ماتمی پروگرام بند کیے جائیں، زنانہ و مردانہ ماتمی کیسٹوں پر پابندی عائد کی جائے اور بغضِ صحابہ پر مشتمل لٹریچر ضبط کیا جائے !
- انگریزی دَور کے ماتمی جلوس ختم کیے جائیں ــــ یا انھیں اس فرقہ کی عبادت گاہوں تک محدود کیا جائے، کہ ایران میں جہاں شیعوں کی اکثریت ہے، وہاں بھی ماتمی